

بھلا کر، تیرا بھلا ہوگا۔

کتنا سادہ، سلیس اور مؤثر شعر ہے اور حقیقت بیان کی گئی ہے، یہ بھی عالم انسانیت کی بہت بڑی سچائیوں میں سے ایک سچائی ہے۔ جو لوگ اسے تغزل کی بنا پر محبوبوں کی طرف لے جاتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ خواہ مخواہ نامناسبیت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۱۰۔ شرح : مجھے معلوم نہیں کہ دعا کسے کہتے ہیں، البتہ اسے محبوب! تم پر جان قربان کر دینے کے لیے ہمہ تن اور ہر لحظہ آمادہ ہوں۔

دعا کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ کہ جس کے لیے دعا کی جائے کہ وہ بہتر سے بہتر حالت میں رہے۔ جو شخص دوسرے پر جان دے دینے کے لیے آمادہ ہوا کون سی دعا ہے، جو اس میں شامل نہ ہوگی؟ کوئی دعا جان نثاری سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ یہی حقیقت مرزا غالب نے اس شعر میں پیش کی ہے۔

ایک پہلو یہ بھی ہے کہ دعا خوشگوار الفاظ کا ایک مجموعہ ہوتی ہے، جس میں زیادہ سے زیادہ نیک اور خیر طلب آرزوؤں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تاہم وہ صرف الفاظ ہوتے ہیں اور مرزا محبوب کے لیے جان دے دینے پر آمادہ ہیں، محض اچھے الفاظ کہ دینے پر وہ قناعت کے لیے تیار نہیں۔

۱۱۔ شرح : میں تسلیم کیے لیتا ہوں کہ غالب کی حیثیت کچھ نہیں، تاہم اسے محبوب! ایک غلام مفت آپ کو مل رہا ہے، پھر اسے لے لینے میں مضائقہ کیوں ہو؟

لطف کا پہلو یہ ہے کہ بظاہر اپنے آپ کو مفت محبوب کے حوالے کر رہے ہیں، لیکن عاشق کے لیے اس قبول سے بلند تر مقام اور کیا ہو سکتا ہے؟

کہتے تو ہو تم سب کہ بُتِ غالبیہ مو آئے
اک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ "وو آئے"

۱۔ لغاتِ غالبیہ
ایک مرتبہ خوشبو، جو مشک